تحفہ دلہا و دلہن

﴿تالیف﴾

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب

لال مسجد اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تبارک وتعالی نے اس جہاں میں بے حساب نعمتیں اپنی مخلوقات کے لیے پیدا کی ہیں اگر ہم ان نعمتوں کوشمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْ هَا﴾

اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کوشمار کرنا چاہوتو شمار نہی کر سکتے

دلہا اور دلہن کی نعمت

ان عظیم نعمتوں میں بہت ہی عظیم نعمت دلہا دلہن کی نعمت ہے حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهَ ﷺ اَلدُّنْیَا کُلُّهَا مَتَا عُ وَ خَیْرَ مَتَا عِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَ ةُ الصَّالِحَةُ﴾

ترجمہ: حضورﷺ نے فرمایا دنیا ساری کی ساری وقتی فائدہ کی چیز ہے اوران وقتی فائدے کی چیزوں میں بہترین فائدے کی چیز نیک صالح عورت ہے۔

ایک اورحدیث مبارکہ میں آپﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا کی چیزوں میں تین چیزیں محبوب ہیں ان چیزوں میں آپﷺ نے عورت کا بھی ذکرفرمایا(یعنی بیوی)ایک حدیث مبارکہ میں آپﷺ نے فرمایا کہ میں ہر چیز سے صبر کر لیتا ہوں لیکن عورت سے صبر نہیں ہوتا(مراد نیک صالح بیوی ہے) آپﷺ سفر میں بھی بیویوں کوساتھ رکھتے تھے غرض یہ کہ دنیا کی چیزوں میں جو سب سے زیادہ راحت اورسکون والی چیزیں ہیں اس میں دلہا اور دلہن کا حسین تعلق سب سے آگے ہے اگر دلہا اور دلہن شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی بسر کریں تو دونوں کی زندگی اور دونوں خاندان کی زندگی راحت وسکون والی بن جاتی ہے اور اگر شریعت مطہرہ کو سامنے نہ رکھا جائے تو گھر ایک جہنم بن جاتا ہے اور معاملات طلاق تک پہنچ جاتے ہیں اور دونوں کے خاندان ٹوٹ پھوٹ کررہ جاتے ہیں۔

دلہا اور دلہن کے لیے چند اہم اور ضروری باتیں

والدین اور سرپرستوں کو چاہیے کہ وہ شادی کے اندر چند باتوں کو ضروری طور پر مدنظر رکھیں

نیکی اور تقویٰ: والدین کو چاہیے کہ دلہا اور دلہن دونوں میں نیکی تقویٰ کو مدنظر رکھیں دلہن میں صرف حسن کو سامنے نہ رکھیں بلکہ دین اور تقویٰ کو سامنے رکھیں حضورﷺ نے فرمایا کہ شادی چند باتوں کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔(۱)حسن،(۲)مال،(۳)نسب،(۴)دین۔تمہیں چاہیے کہ تم دین ہی کو مقدم رکھو آپﷺ نے ایک اہم بات کی طرف اشارہ فرمایا یعنی نکاح میں دین کو مقدم رکھو عورت سے انسان کی نسل چلتی ہے تو نسل وہاں بہتر ہوگی جہاں دین داری ہوگی ورنہ حسن، مال تو عارضی چیزیں ہیں۔

ایسے ہی دلہا کے اندر بھی دین کو مدنظر رکھیں مال اور حسن آنی جانی چیز ہے اصل چیز دین اور اخلاق ہیں انہی کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔

بچوں کی خواہش کو مدنظر رکھیں: شادی ایک پوری زندگی کے ایسے بندھن کا نام ہے جس میں سکون اور راحت اصل چیز ہے۔بعض اوقات والدین بچوں کی مرضی کے بغیر اپنے رسم و رواج اور خاندانی روایات کو سامنے رکھ کر اصرار کرتے ہیں کہ شادی فلاں جگہ ہوگی جب کہ بچہ اور بچی اس پر آمادہ نہیں ہوتے تو یہاں یہ دیکھا جانا چاہیے کہ بچہ اور بچی اگر شرعی لحاظ سے وہاں شادی کرنا نہیں چاہتے جہاں والدین چاہتے ہیں تو والدین کو بچوں کی بات مان لینی چاہیے۔صرف یہ کہ ہم خاندان سے باہر رشتہ نہیں کرتے بلکہ ہم اپنی قوم سے باہر بھی نہیں جاسکتے، یہ ایک غلط تصور ہے شریعت مطہرہ اس کی شدید نفی کرتی ہے، شریعت میں نیکی، اصلاح اور تقویٰ کو معیار بنایا گیا ہے نہ کہ خاندان کو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾

تم میں معزز اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں وہ ہیں جو زیادہ تقویٰ والے ہوں

باقی یہ قبائل اور قومیں عزت کا معیار نہیں ہیں یہ صرف تعارف کے لیے ہیں۔اور اگر جہاں والدین رشتہ کرنا چاہتے ہیں وہ بھی دینی لحاظ سے ٹھیک ہیں تو اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ ان کو محبت اور پیار سے راضی کیا جائے۔لیکن اس کے باوجود اگر بچے راضی نہ ہوں تو زیادہ سختی نہ کی جائے کیونکہ اگر اس میں بچوں کی رضا مندی ہی نہ رہی تو نکاح نہ ہوگا اور اس سے بہت سارے نقصانات جنم لیتے ہیں بعض اوقات بچے گھروں سے بھاگ جاتے ہیں اور بعض اوقات شادی تو وہاں کر لیتے ہیں جہاں والدین اصرار کر رہے ہوں لیکن زندگی

بھران میں آپس میں پیار ومحبت کا رشتہ قائم نہیں ہوتا۔

اچھے رشتے کی تلاش: بعض اوقات والدین اور بچے، بچیاں بہت اچھے رشتے کی تلاش میں رہتے ہیں اور بچوں کی عمریں زیادہ ہو جاتی ہیں اور پھر رشتے آنا بند ہو جاتے ہیں یہ بہت غلط طریقہ ہے اس لیے مسلمانوں کی چاہیے کہ بہت زیادہ اعلیٰ کی تمنا نہ رکھیں یہ دنیا گزارے کی جگہ ہے اس لیے گزارے کے شوہر، اور گزارے کی بیویاں آسانی سے مل ہی جاتی ہیں بس گزارہ ہی کیجئے اور جنت کی محنت اور جستجو میں زندگی گزاریئے۔

شادی سادی اور آسان رکھیں: بہت سارے بچوں کے رشتے اس لیے تاخیر کا شکار ہو جاتے ہیں کہ شادی کے اخراجات نہیں ہیں اس بارے میں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں اور اسلاف کی زندگیوں کو سامنے رکھنا چاہیے کہ انہوں نے کس طرح سادگی کے ساتھ شادیاں کیں اسلامی تاریخ اس سے بھری ہوئی ہے چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت آتی ہے اور آ کر یہ کہتی ہے کہ آقا مجھ سے نکاح کر لیجئے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حاجت نہیں ہے ایک صحابی کھڑے ہوئے جنہوں نے صرف ایک چادر سے جسم ڈھانپا ہوا تھا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا عقد اس کے ساتھ کر دیجئے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمھارے پاس مہر کی کچھ رقم ہے تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک یہ چادر ہی ہے جس کو میں نے جسم پر لپیٹا ہوا ہے اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے پھر کچھ دیر بعد وہ نوجوان صحابی کھڑے ہوئے اور اپنی تمنا کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمھیں کچھ قرآن کی صورتیں یاد ہیں؟

انہوں نے عرض کیا ہاں، تو آپ ﷺ نے اس نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ کا نکاح اس صحابیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ بطور مہر اپنی بیوی کو کچھ صورتیں یاد کرا دیگا۔ دیکھئے کتنی سادگی کے ساتھ نکاح ہوا اور آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ پہلے جاؤ کچھ کماؤ، گھر بناؤ، عورت کے لیے کپڑے بناؤ، اپنے لیے کپڑے بناؤ، شادی کے اخراجات کے لیے کچھ رقم جمع کرو آپ ﷺ نے فوراً اس صحابی کا نکاح کر دیا اور پھر یہ دیکھیں کہ اس وقت کی صحابیات حق کے معاملے میں شرماتی نہ تھیں سب کے سامنے آ کر اپنے نکاح کی تمنا کو عرض کر رہی ہیں جب کہ آج برے کاموں کے لیے لوگ نہیں شرماتے اور حق کے کاموں میں شرماتے ہیں۔

(۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ فلاں کے گھر چلتے ہیں اوران کو میری طرف سے پیغامِ نکاح دو کہ میں ان کی بیٹی سے شادی کرتا چاہتا ہوں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ باہر بیٹھ گئے اور وہ نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ ان کا پیغام نکاح لے کر اندر گئے ان گھر والوں نے یہ کہا کہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کو تیار نہیں لیکن اگر تم نکاح کرنا چاہو تو ہم اپنی بچی کا نکاح تم سے کر سکتے ہیں تو اس نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے مجھ ہی سے نکاح کر دو تو ان صحابی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا گیا یہ نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ باہر آ گئے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے آ کر کہنے لگے کہ حضرت میں بہت شرمندہ ہوں کہ انہوں نے آپکا پیغامِ نکاح تو رد کر دیا لیکن مجھ سے کہا کہ اگر نکاح کرنا چاہو تو کرلو تو میں نے نکاح کر لیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں زیادہ شرمندہ ہوں اس لیے کہ مقدر کی چیز تمہاری تھی میں نے ویسے ہی پیغام نکاح دے دیا۔

(۳) حضورﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور اسلاف کی زندگیوں میں نکاح بہت آسان چیز تھی یہاں تک کہ سفر میں نکاح ہوتے ،سفر میں ہی رخصتی ہو جاتی۔ جہاد کے میدانوں میں نکاح ہوتے رخصتی ہوتی اور ولیمہ ہوتا،عمرے کے سفر پر نکاح ہوتے ،لیکن آج اس نکاح کو بہت ہی مشکل چیز بنا دیا گیا ہے حضورﷺ نے فرمایا سب سے بہترین نکاح وہ ہے جس میں خرچہ سب سے کم ہو۔اس لیے کوشش کریں نکاح کو آسان کریں،جلدی کریں اور سادگی سے کریں چند سوٹ،بستر اور شادی میں تھوڑے سے لوگ مختصر سا جہیز،سادہ ولیمہ کی ترتیب بنا کر شادیاں کریں انشاءاللہ بہت برکت والی شادیاں ہوں گی۔

(۴) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے نیک صالح بزرگ گزرے ہیں وقت کے خلیفہ نے اپنے بیٹے کے لیے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا ان کے درس میں ایک طالب علم آتا تھا جو بہت نیک،صالح ،متقی اور پرہیز گار تھا چند دن وہ نہ آیا تو آپؒ نے پوچھا وہ نوجوان کیوں نہیں آ رہا تو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔کچھ دن بعد وہ نوجوان آیا تو آپؒ نے اس سے تعزیت کی اور علیحدگی میں یہ کہا کہ تم شادی کرنا چاہتے ہو،تو اس نے حامی بھر لی تو آپؒ نے اپنی بیٹی کا نکاح فوراً اس سے کر کے بیٹی کو رخصت کر دیا۔

(۵) حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹیوں کا نکاح بہت سے سادہ طریقے سے کیا

گھر تشریف لائے بیوی سے کہا بچیوں کو تیار کردو ان کا نکاح کرنا ہے اور انکی رخصتی کرنی ہے بیوی نے کہا پہلے بتا دیتے میں کچھ کپڑے تیار کر لیتی تو آپؐ نے جواب دیا انہوں نے کپڑے تو پہنے ہوئے ہیں اور کپڑوں کی کیا ضرورت ہے سادگی سے نکاح کر کے رخصت کر دیا آج کل کے دور میں بھی بہت سارے ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے بچے اور بچیوں کا نکاح سادگی سے کر رہے ہیں تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ سادگی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں جتنا تکلف کریں گے اس میں اتنا ریا اور اسراف شامل ہونے کا خطرہ ہے شادی کو نظر لگنے کا خطرہ ہے اس لیے سادہ شادی ہی بہتر ہے۔

شادی سے قبل دلہا کے لیے شادی کی ضروری باتوں کا علم: جب کوئی انسان لاکھوں روپے کی گاڑی لیتا ہے تو اس سے پہلے ڈرائیونگ سیکھتا ہے پھر گاڑی کو خریدتا ہے، خوب دیکھ بھال کر کے اسکو چلاتا ہے کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے لیکن دلہا اور دلہن کو کروڑوں روپے سے زائد کی دلہن اور کروڑوں روپے سے زائد کا دلہا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ لیکن دونوں ہی دینی تعلیمات کو حاصل نہیں کرتے کہ کس طرح انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی کے لمحات گزارنے ہیں اس لیے والدین کو بھی چاہیے کہ شادی سے قبل دلہا اور دلہن دونوں کو دینی تعلیمات سے ضرور آگاہی دیں اور اسکے لیے دلہا کو چار مہینے تبلیغ میں لگوائیں تا کہ اس کو دینی تعلیمات سے آگاہی ہو جائے چونکہ گھر کا بڑا تو وہ ہی ہوتا ہے اس لیے اس کو قرآن وسنت کا جاننا بہت ضروری ہے اور دلھن کو کچھ عرصہ کسی مدرسہ میں دینی تعلیم دلوادیں اور دونوں اس موضوع کی درسی کتابوں کا مطالعہ بھی ضرور کریں۔

شادی کی تقریبات کو سادہ رکھیں: شادی میں کوشش کریں کہ شادی سنت کے مطابق سادہ ہو دلہا بھی سنت کے مطابق کرتہ شلوار کا اہتمام کرے، پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہوں، کڑھائی والے کپڑے اور بیل بوٹے والی شیروانی نہ ہو، عورتوں سے مشابہت والے کپڑے نہ ہوں، سنت کے مطابق پگڑی کا اہتمام ہو، نکاح مسجد میں کرنے کی کوشش کریں، شادی کی تقریب مختصر سے مختصر لوگوں پر مشتمل ہو، ولیمہ مختصر ہو اور کھانا بھی بہت ہی سادہ ہو یعنی ایک قسم کا سالن اور ساتھ کوئی ایک ہی قسم کا میٹھا بنالیا جائے اور شادی میں کچھ غریب لوگ بلائے جائیں، قریب میں مدرسہ ہو تو وہاں کے طلباء اور طالبات کو دعوت میں شریک کر لیں یا ان کو مدرسہ میں ہی دعوت کر دیں۔

دلہن کو زیادہ نہ سنواریں: آج ایک وبا یہ بھی ہے کہ دلہن کو ایک مشکل میں ڈال دیا جاتا ہے ساری مستورات بیٹھ کر اس کا بنانے ،سنوارنے کے پروگرام بناتی ہیں اور پھر کئی گھنٹے لگا کر اس کو گھر میں یا بیوٹی پارلر میں سنوارا اور سجایا جاتا ہے جس میں دلہن کو شدید مشقت ہوتی ہے اور اسکی نمازیں بھی رہ جاتی ہیں۔حدیث میں ان عورتوں پر لعنت کی گئی ہے جو چہروں کو رگڑتی ہیں۔

عورتوں کے چہروں کے اور ہاتھوں کے بال صاف کیے جاتے ہیں ہاں اگر کسی عورت کے بال طبعی کیفیت سے زیادہ ہوں تو انکو ختم لگایا جا سکتا ہے۔اور مصنوعی انداز میں کئی گھنٹے اور ہزاروں روپے لگا کر میک اپ کیا جاتا ہے جو بہت ہی غلط طریقہ ہے جس کے بہت سارے نقصانات ہیں اور اس میں عموی طور پر ریا اور اسراف شامل ہو جاتا ہے جو کہ دونوں ناجائز اور حرام ہیں اس لیے کوشش کریں کہ دلہن کو مختصر طور پر تیار کریں اس طرح کہ اس کو مہندی لگا دیں اور میک اپ کر دیں اور اس میں زیادہ تکلف نہ کیا کریں۔کیا شوہر نے آج ہی کے دن اس کو دیکھنا ہے بعد میں نہیں دیکھنا؟ تو ایک دن کے لیے اتنا میک اپ کرنے کی کیا ضرورت ہے جس کے بہت سارے نقصانات سامنے آرہے ہیں۔

شیشوں کا خیال کریں: حضورﷺ نے ایک سفر میں اونٹ کو چلانے والے صحابہ کو فرمایا۔

رُوَیْدَکَ بَاالْقَوَارِیْرِ: شیشوں کے ساتھ آہستہ چلو

اس حدیث میں ایک بہت ہی اہم بات کی طرف دو جہاں کے سردار نے اشارہ فرمایا کہ عورتوں کی مثال شیشے کی سی ہے جیسے شیشے کا بہت خیال کرنا پڑتا ہے ایسے ہی عورتوں کا بہت ہی خیال کرنا چاہیے خصوصاً دلہن کا جو اپنا گھر ،اپنا دیس ،اپنے والدین ،اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر شوہر کے گھر آتی ہے جو اس کے لیے بالکل اجنبی ہوتا ہے تو دلہا کو اور اسکے والدین کو دلہن کی اس قربانی کا خیال کرنا چاہیے اور پوری کوشش کرنی چاہیے کہ دلہن کو کوئی تکلیف نہ ہو اور کوئی سخت بات نہیں کہنی چاہیے بعض جاہل لوگ اور دلہا پہلے دن سے ہی اپنا رعب جھاڑنا شروع کر دیتے ہیں اور اسکو پوری تقریر سناتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اپنی دہشت اس پر طاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں جان لینا چاہیے کہ دلہا دلہن کا رشتہ تھانے داری کا نہیں بلکہ ایک محبت اور رحمت کا رشتہ ہے۔یہ محبت اور رحمت ہی کے ذریعے پروان چڑھ سکتا ہے نہ کہ سختی سے اس لیے پوری کوشش کریں کہ کوئی ایسی بات نہ ہو

جس سے آنے والی شیشے جیسی دلہن کا دل ٹوٹ جائے اور یہ ذہن میں رہے کہ عورت شیشے جیسی ہے لیکن شیشے میں جب دراڑ پڑ جائے تو اسکو دراڑ کو ختم کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے آنے والی دلہن کا خیال دلہا کو اور اس کے رشتہ داروں کو کرنا چاہیے کہ اگر ان کی بیٹی اور بہن کہیں دلہن بن کر جائے تو ان کی تمنا کیا ہوگی، تو جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کریں، آج آپ کسی کی بیٹی کے ساتھ جو آپ کی پوری زندگی کی ساتھی بن چکی اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو کل آپ کی بیٹی کے ساتھ بھی اچھا سلوک ہوگا، آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: **اَرْحَمُوْ ا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی الْسَّمَاءِ**

ترجمہ حدیث: زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

حضور ﷺ نے عورتوں کے متعلق فرمایا: **یَغْلِبْنَ کَرِیْمًا وَیَغْلِبُھُنَّ لَیِّمٌ فَاُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ کَرِیْمًا مَغْلُوْبًا وَلاَ اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ لَیِّمًا غَالِبًا**

ترجمہ حدیث: عورتیں شریفوں پر غالب ہو جاتی ہیں اور کمینہ آدمی ان پر غالب ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ میں شریف مغلوب ہو کر رہوں نہ کہ برا انسان بن کر ان پر غالب ہو جاؤں۔

فائدہ: دلہا کو چاہیے کہ محمد عربی ﷺ کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے شریف مغلوب ہو کر رہنے کا راستہ اپنائے نہ کہ دوسرا۔

ایک اہم اعتراض اور اسکا جواب

کچھ خشک مزاج علماء میری اس تحریر پر اعتراضات کی بھرمار کریں گے کہ یہ باتیں شرم و حیاء کے خلاف ہیں۔ تو میں انہیں یہ عرض کروں گا کہ انسانوں کے نفع کی خاطر بعض مقامات پر بعض چیزیں کھول کر بیان کرنی پڑتی ہیں اور وہاں کی شرم و حیاء کو مجبوراً ایک طرف رکھنا پڑتا ہے۔ ایک مثال سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں، ہمارے ایک عزیز مولا صاحب ایک مرتبہ ہسپتال گئے تو وہاں مرد ڈاکٹر موجود نہیں تھا کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود تھی اسکو اپنا مرض بتایا تو اس نے کہا کہ اندر کمرے میں جا کر لیٹ جائیں تھوڑی دیر بعد لیڈی ڈاکٹر آئی اور ان سے ازار بند کھولنے کو کہا تو وہ حضرت گھبر گئے اور انہوں نے ازار بند کھولنے میں تاخیر کی جس پر لیڈی ڈاکٹر نے خود ہی ازار بند کو کھول دیا اور چیک اپ شروع کر دیا تو یہاں سب کہیں گے کہ مجبوری ہے کہ مرض کی

تشخیص کر کے اسکا علاج کرنا ہے۔تو ایسے ہی ایک دردمند عالم کو چاہیے کہ وہ امت کے نفع کی خاطر بعض چیزوں کو دین کے بارے میں عمومی طور پر شرم کے مارے ایک دوسرے کو بتلایا نہیں جاتا اور نہ پوچھا جاتا ہے ان چیزوں کو تحریراً بیان کر دیں۔حضورﷺ امت میں جو سب سے زیادہ با حیاء اور شرم وحیاء والے تھے ایک عورت سے فرما رہے ہیں کہ مرد تمھارا شہد چکھ لے اور تم مرد کا شہد چکھ لو اور اسی سے فرمایا کہ تم اپنے مرد سے کھیلو اور مرد تم سے کھیلے اور فرمایا کہ شیشوں کا خیال رکھو۔اور کہیں حدیث میں آتا ہے کہ آپﷺ بیویوں کا بوسہ لیتے اور انکی زبان منہ میں لے کر چوستے تھے اسی طرح فرمایا کہ تم بیوی کے چاروں شعبوں کے درمیان بیٹھ جاؤ اور ملاپ کرو۔اسطرح کی بہت سی چیزیں آپﷺ نے امت کے نفع کی خاطر بیان کیں جس سے بہت سارے دینی مسائل نکلتے ہیں۔اسی طرح آپﷺ کی ازواج مطہرات امت کے نفع کی خاطر بعض شرم وحیاء والے مسائل کو کھول کر بیان کر دیتی تھیں۔آج ہم لوگ افراط وتفریت کا شکار ہو گئے ہیں ایک طرف انگریز ہیں جو شرم وحیاء کی ساری حدوں سے تجاوز کر گئے ہیں کہ ازدواجی تعلقات کے لیے غلط سلط صورتیں پوری دینا میں عام کر دیں ہیں اور دوسری طرف بعض اہل دین کا طبقہ ہے جو اپنی ذاتی محفلوں میں بہت زیادہ فحش گفتگو کرتے ہیں اور شرم وحیاء کی ساری حدود کراس کر جاتے ہیں لیکن امت کے نفع کی خاطر ضروری باتوں کو بھی جن کی امت کو شدید ضرورت ہو انکے کہتے ہوئے اور تحریر کرتے ہوئے سخت عار محسوس کرتے ہیں بندے نے جوانی سے لے کر اب تک بہت سارے مرد عورتوں کو جو اپنے مسائل لیکر بندہ کے پاس حاضر ہوئے ہیں میاں بیوی کے مسائل میں سخت پریشان دیکھا اور کئی جوڑے میاں بیوی کے خصوصی مسائل نہ جاننے کی وجہ سے ایسے مسائل میں مبتلا ہو گئے کہ طلاقوں تک نوبت آ پہنچی۔اب عمر کے آخری حصے میں دل پر پتھر رکھ کر مسائل بیان کر رہا ہوں۔اگر قرآن و سنت کی روشنی میں غلط ہوں تو علماء اور مفتی حضرات مدلّل تحریری طور پر متوجہ کریں تو رجوع کرلوں گا۔

شادی کی پہلی رات

شادی کی پہلی رات دلہا اور دلہن کے لیے حسین رات ہوتی ہے جس کی ہر انسان کو ایک تمنا اور آرزو ہوتی ہے اگر اس رات کو شریعت مطہرہ کی تعلیمات کی روشنی میں گزارہ جائے تو حقیقی راحت اور سکون دلہا اور دلہن کو حاصل ہوتا ہے اور اگر شرعی حدود سے تجاوز کیا جائے تو یہی رات بہت سارے دلہا اور دلہنوں کے لیے

ایک سخت ہولناک رات بن جاتی ہے اور کتنے گھر شرعی آداب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے اجڑ گئے اور دونوں طرف کے خاندانوں کی ساری امیدیں اور تمنائیں خاک میں مل گئیں۔

دلہا، دلہن اپنے کو زیادہ نہ تھکائیں

والدین کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دلہا اور دلہن کو زیادہ تکلفات سے بچائیں شادی کو سادہ رکھ کر دلہا اور دلہن کو زیادہ راحت اور سکون پہنچائیں اور تقریب کو جلدی ختم کریں تاکہ دلہا اور دلہن جب خلوت میں جائیں تو تھکاوٹ کے مارے ان کا برا حال نہ ہو عمومی طور پر شادیوں کو اتنا لمبا کر دیا جاتا ہے کہ دلہا تھک جاتا ہے اور انتظار کی گھڑیاں اس کے لیے سخت مشکل پیدا کر رہی ہوتی ہیں زیادہ ظلم دلہنوں پر ہوتا ہے کہ ان کو بہت زیادہ میک اپ کر کے اور سخت ہدایات کے کر ملنے جلنے، باتھ روم جانے، منہ دھونے، نماز پڑھنے سے روک دیا جاتا ہے اور ساری عورتیں اس کو نصیحت کر رہی ہوتی ہیں کہ یوں بیٹھو، یہ کرو، یہ مت کرو، اور پھر شادی کی تقریب بہت لمبی کر دی جاتی ہیں کہ دلہن کا تھکاوٹ کے مارے برا حال ہو رہا ہوتا ہے کہ پہلے کئی گھنٹے بیوٹی پارلروں میں اس کو تھکایا گیا اور پھر شادی کی تقریب میں اسکو شوپیس بنا کر بیٹھایا گیا جب وہ شوہر کے پاس پہنچتی ہے تو وہ تھک کر چور ہو جاتی ہے اور پھر بعض ناسمجھ دلہا، ناسمجھ دوستوں کے مشورے سے تھوڑا اور دیر کر کے دلہن کے پاس پہنچتے ہیں تاکہ اپنی حیثیت کو اور زیادہ اجاگر کریں حالانکہ یہ سب شادی کے اصل مقصد راحت اور سکون کو اکارت کر دیتی ہے اس لیے خوب کوشش کریں کہ رات نو، دس بجے تک دلہا، دلہن خلوت میں جا چکے ہوں اور دلہن کو زیادہ میک اپ اور زیادہ تکلف کے ساتھ بیٹھائے رکھنے سے احتیاط کریں۔ اسکے ساتھ انکے راحت و سکون کے لیے کوشش کریں کہ مختصر سے مہمان ہوں تاکہ جلدی سے فارغ ہوں اور دلہا، دلہن جلدی سے خلوت میں جا کر اپنی زندگی کی حسین رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت کا شکر بجا لائیں۔

اہم ضروری بات: بہت سارے والدین اور دلہا یہ سمجھتے ہیں کہ شاید پہلی رات ہی دلہن کے ساتھ ازدواجی تعلق ضروری ہے اور جو دلہا ایسا نہ کرے اس کو مختلف قسم کے طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ولیمہ سے پہلے ملاپ ضروری ہے یہ غلط بات ہے۔ دلہا کو چاہیے کہ وہ پہلی رات اور اسکے بعد آنے والی راتیں بہت ہی احتیاط سے گزارے ورنہ بہت سارے نقصانات کا خطرہ ہے۔

ازدواجی تعلق کا وقت: حضورﷺ نے اپنی زندگی میں ہر چیز کے متعلق ایسے اصول بیان کئے ہیں کہ ان اصولوں کو سامنے رکھ کر ان سے بہت مسائل اخذ کئے جا سکتے ہیں مثلاً آپﷺ نے ایک صحابی سے یوں فرمایا کہ تم اپنی بیوی سے کھیلو اور وہ تمہارے سے کھیلے اس کو عربی میں ملاعبت کہتے ہیں۔ ملاعبت ازدواجی زندگی میں راحت وسکون کی اصل بنیاد ہے اگر میاں بیوی میں ملاعبت نہ ہوگی تو ان میں سکون وراحت مفقود ہو جائے گی۔ اس لیے دلہا اور دلہن اگر دونوں چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی میں راحت وسکون رہے اور ہر ایک دوسرے سے راحت حاصل کرے اور راحت دے تو اس کے لیے ملاعبت بنیادی شرط ہے اگر ملاعبت کسی ایک جانب سے نہ ہوگی تو دوسرے کو راحت نہ ملے گی اس لیے دلہا دلہن دونوں کو چاہیے کہ وہ ملاعبت کا اہتمام کریں۔ ملاعبت نہ کرنے کی صورت میں بہت ساری پریشانیاں اور امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت سارے مرد ملاعبت نہیں کرتے اور عورت کا جسم ہم بستری کے لیے تیار نہیں ہوتا اور وہ زبردستی ہم بستری کر لیتے ہیں اس سے عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور عورت سخت امراض میں مبتلا ہو جاتی ہے اس لیے دلہا اور دلہن دونوں کو چاہیے کہ ملاعبت کا اہتمام کریں۔

شہد کا حصول:

آپﷺ کے ارشاد گرامی انسان کی بڑی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک یہ ارشاد بھی ہے کہ آپﷺ نے ایک مقام پر ایک مسئلہ میں ایک عورت سے یہ کہا کہ مرد تمہارا شہد چکھ لے اور تم مرد کا شہد چکھ لو۔ اس میں ایک بہت بڑی حکمت کی طرف اشارہ ہے کہ میاں بیوی کے ملاپ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک خاص قسم کا سرور رکھا ہے جو دنیا جہاں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی اور چیز میں نہیں رکھا اسی لیے اگر یہ ملاپ حرام طریقے سے ہو تو اسکی سزا تمام دیگر جرموں کی سزاؤں سے زیادہ ہے یعنی سو کوڑے، یا سنگسار کر دینا اس لیے کہ اس میں سرور اور لذت سب چیزوں سے زیادہ ہے۔

دلہا اور دلہن کو چاہیے کہ وہ اس اصل کو سامنے رکھیں کہ دونوں کو ایک دوسرے سے سرور کیسے حاصل ہو گا اس کا طریقہ یہ ہے کہ ملاعبت کریں اگر ملاعبت نہ ہوگی تو سرور ملاپ میں حاصل نہ ہوگا بعض مرد اس کا خیال نہیں کرتے کہ عورت کو سرور ہو رہا ہے یا نہیں وہ اپنے سرور کا اہتمام کر لیتے ہیں اور عورت کے سرور پر توجہ نہیں

دیتے اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ عورت کی صحت آہستہ آہستہ خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے اور تھوڑے عرصے کے بعد ایسی عورتیں شدید امراض میں مبتلا ہو کر بستروں پر پڑ جاتی ہیں اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ سوچیں کہ جس طرح اللہ تبارک وتعالی نے مقدر کے لقمے کھانے میں لکھے ہیں وہ مل کر رہیں گے ہیں ایسے ہی عورت سے جتنا ملاپ اور سرور مقدر میں لکھا ہے وہ مل کر رہے گا تو پھر کیا ضرورت ہے ایسی عجلت کی جس سے عورت کی صحت تباہ ہو جائے اور اس کو سرور اور راحت بھی حاصل نہ ہو۔

ملاعبت

ملاعبت جسکا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ مرد عورت سے کھیلے اور عورت مرد سے کھیلے اس میں دونوں کے لیے اس میں دونوں کے لیے بہت ہی راحت وسکون ہے اور ملاعبت تو عمر رسیدہ لوگوں کے لیے بھی راحت کا ذریعہ ہے دلہن کو اچھی اچھی کہانیاں اور لطیفیں سنائیں۔

دلہا کی ملاعبت

دلہا کی ملاعبت یہ ہے کہ دلہا دلہن سے مسکرا کر بات کرے، جائز شرعی حدود میں ہنسی مزاح کرے، اسکا بوسہ لے، اسکے جسم کے مختلف مقامات پر جہاں اسکو اذیت محسوس نہ ہو ہاتھ پھیرے اور دلہن کی زبان کو منہ میں لے کر چوسے۔ آپ ﷺ بھی بیویوں کی زبان چوستے تھے۔ دلہن کے سینے پر ہاتھ پھیرنا ابتدائی دنوں میں اسکو کم رکھیں کیونکہ ابتدائی دنوں میں دلہن اسکے لیے تیار نہیں ہوتی بعد میں وقت کے ساتھ ساتھ سینے پر ہاتھ پھیرنا چوسنا آنکھوں میں لگانا لیکن اسکے دوران بات ذہن میں رہے کہ عورتوں کی مختلف اوقات میں مختلف کیفیت ہوتی ہے کبھی ایسی چیزوں میں راحت محسوس کرتی ہے اور کبھی انہی چیزوں میں کافی عرصے تک برداشت نہیں کرتی اور اذیت محسوس کرتی ہے۔

عورت راحت محسوس کرے تو اسکو راحت دیں اور دل خوش کریں ایک مومنہ عورت کا دل خوش کرنا اللہ تبارک وتعالی کو بہت پسند ہے لیکن جب اذیت محسوس کرے تو سخت احتیاط کریں چاہے وہ کئی سالوں تک ہو اور صبر کرے اور یہ سوچے کہ یہ میرے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی ملاعبت اور ملاپ کی صورت نہیں بنا رہے۔

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گیارہ عورتوں کا قصہ سنایا تھا جو حدیثوں کی کتاب میں موجود ہے

عورت کی ملاعبت

شوہر کے ساتھ ہنسی مزاح کرنا، اسکو لطائف سنانا، اسکا بوسہ لینا اور اسکے سینے پر ہاتھ پھیرنا، پستانوں کو ہلکا ہلکا دبانا، ان چیزوں سے عام طور پر مرد ملاپ کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن مردوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ عورتوں کی مختلف وقت میں مختلف کیفیت ہوتی ہے۔ ملاعبت اور ملاپ کے وقت اگر وہ مرد کے ساتھ ملاعبت نہیں کر رہی تو انکو ملاعبت اور ملاپ کے لیے مجبور کرنا اور سختی کرنا جائز نہیں ہے چونکہ یہ پھر دلہن کے لیے اذیت ہو گی اور اذیت حرام ہے خصوصا بیوی کو جو پوری زندگی کی ہم سفر ہے۔

دلہا دلہن کو چاہیے کہ وہ یہ سوچیں کہ دلہن اور دلہا اللہ تبارک وتعالیٰ کا عظیم تحفہ ہیں۔ پہلی خلوت حاصل ہوتے ہی دونوں شکرانے کے نفل پڑھیں اور اگر نفل پڑھنے کی صورت میسر نہ ہو تو دونوں بیٹھ کر دعا کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ان کو ایک راحت اور سکون والی زندگی عطا ہو اور نیک صالح اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ مقدر کرے اور دونوں کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور دونوں دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ اپنے فضل وکرم سے دنیا کے یہ حسین لمحات ہمیں نصیب فرمائے اسی طرح ہمیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں بھی اکھٹے حسین لمحات کی سعادت نصیب فرمائے۔

دونوں یہ سوچیں کہ جب اس حقیر بے کار دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں اور عورتیں میں عجیب و غریب حسن اور راحت وسکون اور سرور کے خزانے اپنی قدرت سے رکھ دیئے ہیں تو جنت میں تو انسان میلنیوں کھرب گنا زیادہ حسین ہوگا تو وہاں آپس میں راحت اور سکون اور سرور کے کیا خزانے ہوں گے۔

میلاپ کا بہترین وقت صبح سحری کا وقت

دلہا کو کچھ دیر ملاعبت کے بعد دلہن سے پوچھ لینا چاہیے کہ وہ میلاپ کے لیے تیار ہے یا یہ کہ اسکی حرکات وسکنات سے اندازہ ہو کہ وہ اس کام کے لیے تیار ہے تو ملاپ کر لینا چاہیے ورنہ ملاپ میں تاخیر کر دینی چاہیے اسی میں دونوں کا فائدہ ہے اور اگر ویسے اندازہ نہ ہو تو پھر ملاپ کی جگہ پر ہاتھ پھر کر (اگر عورت کو تکلیف نہ ہو) اندازہ کیا جا سکتا ہے اگر وہ جگہ نرم ہو چکی ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ عورت ملاپ کے لیے تیار ہے وگرنہ ملاپ سے احتیاط برتیں۔

بعض عورتیں شکوہ کرتی ہیں کہ مرد ان کو توجہ نہیں دیتے، ملاپ نہیں کرتے۔ تو وہ بھی اگر صاف ستھری رہیں

اور زیب وزینت کو اختیار کریں اور مردوں کے ساتھ کچھ دیر کے لیے پیار و محبت کے ساتھ ملاعبت کریں تو مرد ملاپ کے لیے عمومی طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔

دلہا اور دلہن ایک دوسرے کو مشین نہ بنائیں

عورتوں اور مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنے کو دن بھر اتنا نہ تھکا دیں کہ شام کو ایک دوسرے کو وقت دینے کا موقع نہ ملے آج گھروں میں فساد کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مرد حضرات رات کو گیارہ، بارہ بجے تک کام کاج کرتے ہیں اور پھر تھکے ہارے گھر آتے ہیں اور کھانا کھا کر سو جاتے ہیں اور عورتوں کے لیے ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ہی بعض عورتیں اپنے کو دن میں بہت زیادہ ایسے کاموں میں تھکا دیتی ہیں جن کی خاص ضرورت ہی نہیں ہوتی مثلاً مہمانوں کی آمد پر بہت زیادہ تکلفات کے ساتھ کھانے تیار کرنا، گھر کی زیب وزینت کی حد سے زیادہ فکر کرنا، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورتیں اتنی تھک چکی ہوتی ہیں کہ رات کو انکے پاس مردوں کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا اور اس سے مردوں اور عورتوں میں دوریاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور گھر کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

انگریزی فلموں کے طریقے مت اختیار کریں

آج کل بعض انگریزی فلموں میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرتے دکھایا جاتا ہے اور جو جانوروں کی طرح عورتوں سے تعلق قائم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی عورت کے جسم کو کاٹتے ہیں اور زخمی کر دیتے ہیں یہ سب غیر شرعی طریقے ہیں اس سے سخت احتیاط کرنی چاہیے جس کے بہت ہی بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ بعض غیر مسلم تو جانوروں سے بھی آگے نکل گئے ہیں کہ وہ کام جو جانور بھی نہیں کرتے وہ کام یہ کر رہے ہیں اس لیے اپنے گھروں کو برباد نہ کیجئے غیروں کے طریقے اختیار کرنے سے اجتناب کریں۔ اور بعض مرد انتہا درجے کے ظلم پر اتر آتے ہیں کہ وہ غیر مسلموں کے دیکھا دیکھی اپنے مخصوص حصے کو عورت کے منہ میں داخل کرنے پر اصرار کرتے ہیں یہ ناجائز اور حرام ہے اور اخلاق سے گری ہوئی بات ہے اس سے سختی سے بچنا چاہیے اور عورت کو چاہیے کہ وہ سختی کرے کہ اگر ایسا کرو گے تو نکاح خطرہ میں پڑ سکتا ہے جہاں اللہ کی نافرمانی ہو وہاں شوہر کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ اس معاملے میں کوئی نرمی نہ کرے تو والدین کو بتلائے یا روٹھ کر والدین کے گھر چلی جائے۔

دلہا اور دلہن ایک دوسرے کو اعتماد میں لیں اور عزم کریں

دلہا اور دلہن کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو اعتماد میں لیں اور یہ عزم کریں کہ ہم وہ کام نہیں کریں گے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی ہو اور دوسرے کو اذیت ہو۔ایک دوسرے کا تمسخر اور ایک دوسرے پر طنز کرنا حرام ہے اس سے سخت احتیاط کریں مزاح جس کا مقصد صرف اور صرف دوسرے کا دل خوش کرنا ہو جائز ہے۔لیکن یہ بھی اتنا ہونا چاہیے کہ جتنا آٹے اور سالن میں نمک،زیادہ مزاح کرنے سے مرد اور عورت کی زندگی میں کڑواہٹ آسکتی ہے اور لڑائیاں اور جھگڑے جنم لے سکتے ہیں بعض ناسمجھ لوگ تمسخر اور طنز جو کہ حرام ہے اسکو مزاح کا نام دے دیتے ہیں اور خوب کرتے ہیں اس سے دلہا دلہن دونوں کے دل زخمی ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ زخم بڑھتے رہتے ہیں اور پھر ناسور بن جاتے ہیں اور پھر وہ جو کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتے تھے وہی جان کے دشمن بن جاتے ہیں اور عدالتوں میں طلاق اور خلع کے لیے مقدمات دائر کرتے نظر آتے ہیں۔اس لیے مرد و عورت اپنا زیادہ وقت اعمال صالحہ میں گزاریں اور قرآن کی تلاوت ،استغفار،قرآن وحدیث کے سمجھنے،احادیث کے یاد کرنے،منتخب آیات کے یاد کرنے،غریبوں کی خدمت اور مرد حضرات کو حلال روزی کے لیے اپنا وقت سرف کرنے اور عورتوں کو گھریلو امور میں اپنا وقت سرف کرنے کی عادت بنائی چاہیے۔

بے حیائی اور فحاشی کی چیزیں گھروں کو تباہ کرتی ہیں

اپنے گھروں کو بے حیائی اور فحاشی کی چیزوں سے پاک رکھیں۔جب گھروں میں ٹیلی ویژن ہوں گے اور عورتیں سارا دن بنے سنورے مردوں کو دیکھیں گی تو اپنے شوہر کیسے پسند آئیں گے۔اسی طرح جب مرد بنی سنوری عورتوں کو دیکھیں گے تو ان کو آہستہ آہستہ اپنی بیویاں اچھی نہ لگیں گی بلکہ وہ باہر دل چسپی لینے لگیں گے کیونکہ جب انسان کو بھوک لگی ہوتی ہے تو گھر کی دال ہی اچھی لگتی ہے۔اور جب پیٹ بھرا ہو تو اچھے سے اچھے کھانے بھی مزہ نہیں دیتے۔جب مرد حضرات اپنی نظروں کی حفاظت کریں گے تو ان کو اپنی بیویاں اچھی لگیں گی اور اسی طرح جب خواتین اپنی نظروں کی حفاظت کریں گی تو انکو اپنے شوہر اچھے لگیں گے۔

مرد حضرات صفائی کا خیال رکھیں

مردوں کو چاہیے کہ وہ صاف ستھرے رہیں۔گھر میں بیوی کے قرب کے وقت مسواک کا خصوصی اہتمام

کریں اور خوشبو لگائیں۔ گھر اور باہر کی زندگی میں اپنے کو بد ہیبت نہ رکھیں یعنی بال بکھر ہوئے نہ ہوں، داڑھی بکھری ہوئی نہ ہو، کنگھی کرنے کا اہتمام رکھیں سرمہ، تیل اور خوشبو وغیرہ لگا کر رکھیں، ایک مناسب حد تک وضع قطع کو مناسب رکھیں۔

خواتین حضرات صفائی کا خیال رکھیں

عورتوں کو چاہیے کہ وہ صاف ستھری رہیں زیب وزینت شرعی حدود تک اختیار کریں اور شوہر گھر میں آئے تو اسکا مسکرا کر استقبال کریں اور خلوت میں مناسب اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام کریں بعض عورتیں باہر جاتی ہیں تو اچھے کپڑے پہنتی ہیں اور شوہر کے سامنے بہت ہی کمزور درجے کے کپڑے پہنتی ہیں اس بات سے احتیاط کریں۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے ایک واقعہ سے سبق حاصل کریں۔

ایک مرتبہ حضرت **اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا** کے شوہر سفر پر تھے اور گھر میں انکا بیٹا فوت ہو گیا جب حضرت **اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا** کو اپنے شوہر کی آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے بیٹے کو ایک طرف لٹا دیا اور کپڑا ڈال دیا، شوہر نے گھر آکر بچے کا پوچھا تو **اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا** نے فرمایا کہ وہ اب سکون میں ہے شوہر نے رات کو انکے ساتھ تعلق قائم کیا صبح انہوں نے بتایا کہ بچہ رات کو فوت ہو گیا تھا لیکن میں نے آپکی راحت کا خیال کرتے ہوئے آپکو نہیں بتایا۔ اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ شوہر کے ساتھ خلوت میں ملتے ہی سارے بکھیڑے اور مسائل نہ رکھ دیں کہ آج دن کو آپکی والدہ نے یہ کہا، اور بہنوں نے یہ کیا، فلاں فلاں مسائل ہوئے بلکہ خلوت کے وقت میں ایک دوسرے کو ملاعبت کے ذریعے راحت پہنچائیں میاں بیوی ایک دوسرے کی چارجنگ کا ذریعہ ہے جیسے موبائل بجلی سے چارج ہوتا ہے ایسے ہی میاں بیوی ایک دوسرے سے ملاعبت اور مسکراہٹ و مزاج وغیرہ کے ذریعے چارج ہوتے ہیں تو خلوت کے وقت زیادہ توجہ ایک دوسرے کو راحت دینے میں ہو اور اگر مسائل کو ذکر کرنا ہے تو پہلے استخارہ کرلیں یہ مسئلہ شوہر کو بیان بھی کرنا چاہیے یا صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے حضور ﷺ نے فرمایا۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: مَاخَابَ مَنِ اِلاسْتِخَارَوَلَانَدِمَ مَنِ اِلاسْتِشَارَ

ترجمہ حدیث: وہ ناکام نہیں ہوتا جو استخارہ کرلے اور وہ نادم نہیں ہوتا جو مشورہ کرلے

تو عورتوں کو چاہیے کہ وہ جو اہم مسئلہ شوہر سے کہنا چاہیں تو پہلے استخارہ کرلیں کہ مجھے یہ بات کہنی چاہیے یا نہیں کہنی چاہیے اور کسی نیک صالحہ عورت سے یا اللہ والے سے مشورہ بھی کرلینا چاہیے کہ مجھے یہ مسئلہ شوہر کو بیان کرنا

چاہیے یا نہیں۔ استخارہ اور مشورے کے بعد تسلی اور اطمینان ہو جائے تو مناسب وقت دیکھ کر جس میں شوہر تھکا ہوا نہ ہو بیان کر دینا چاہیے۔

غصہ آئے تو

بعض اوقات مرد حضرات عورتوں سے ملاپ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن بعض عورتیں ایسے وقت میں بہت سارے مسائل ان کے سامنے رکھ دیتی ہیں جس سے یہ خلوت کا وقت جو دلہا اور دلہن کو راحت وسکون دے سکتا تھا ان کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے اور دلہا ان سب مسائل کو سن کر پریشان ہو جاتا ہے اور تعلق قائم نہیں کر پاتا یا کرتا ہے تو راحت وسکون نہیں آتا اور پھر مستورات پریشانی کا اظہار کرتی ہیں کہ مرد ہمیں توجہ نہیں دیتے جو توجہ دینے کا وقت تھا اس کو تو خود ہی مسائل کا بکھیڑا کھول کر ضائع کر دیا۔ اس لیے خلوت کے وقت میں صرف اور صرف دونوں سکون وراحت اور سرور کے لیے ملاعبت یعنی مزاح کریں۔

بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ عورت سے راحت اور سرور صرف ملاپ سے حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ زیادہ ملاپ ہی کی کوشش کرتے ہیں اور زیادہ ملاپ بعض اوقات عورت کی صحت کو تباہ کر دیتا ہے اور اسی طرح مرد کی صحت بھی اس سے تباہ ہو جاتی ہے اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ ملاپ ہی کو راحت وسکون کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ ملاعبت کے ذریعے بھی ایک دوسرے کو راحت وسکون پہنچا سکتے ہیں۔

عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ کسی شرعی عذر کے بغیر ملاپ سے انکار نہ کریں شرعی عذر یہ ہے کہ وہ ایام میں ہوں یا یہ کہ ان کی صحت واقعی اجازت نہ دے رہی ہو اور یا یہ کہ مرد حد سے زیادہ ملاپ کی صورتیں اختیار کرتا ہو تو ایسی صورتوں میں انکار کر سکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی عذر نہیں ہے تو ان کو قربانی کر کے شوہر کو ملاپ کی اجازت دے دینی چاہیے اور اس میں ثواب ہے کہ عام مسلمان کا دل خوش کرنے کے حدیث میں بہت فضائل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ حدیث: سب سے بہترین عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں فرائض کے بعد مومن کا دل خوش کرنا ہے۔

تو شوہر کا دل خوش کرنا دوہرا ثواب ہے ایک تو وہ مومن ہے اور دوسرا آپکا شوہر بھی۔

والدین متوجہ ہوں

بعض گھروں میں والدین کے ساتھ بچے بھی رہتے ہیں اور بعض اوقات کئی بھائی والدین کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اور ایک ہی بڑی حویلی میں ہر ایک کے کمرے ہوتے ہیں جس میں رات کو الگ الگ سب لوگ سوتے ہیں لیکن دن کو سب اکٹھے ہی رہتے ہیں، دین دار فیملیاں یہ اہتمام کرتی ہیں کہ ان کی مستورات اپنے چہروں پر کپڑا ڈال کر پردے کا اہتمام کرتی ہیں لیکن رہتے سارے بھائی اور ان کی بیویاں اکٹھے ہی ہیں یہ ترتیب نقصان دہ ہے اس لیے کہ اس ترتیب میں میاں بیوی کو رات کو جا کر تھوڑا سا وقت خلوت میں میسر ہوتا ہے جس میں اکثر وہ تھک چکے ہوتے ہیں اور دونوں تھک ہار کر سو جاتے ہیں اس لیے ان کو راحت اور سکون نہیں مل پاتا اور نہ وہ ایک دوسرے سے ملاعبت کر پاتے ہیں اسی طرح دن کو شوہر اگر بیوی کے ساتھ خلوت میں تھوڑا سا وقت گزارنا چاہے تو سب کے سامنے ایسا کرنا مشکل ہوتا ہے۔

اور اگر عورتیں غسل کر کے دھوپ میں بیٹھنا چاہیں کنگھی کرنا چاہیں تو اس میں بھی ان کو مشکل آتی ہے اور خصوصا سردیوں میں ان کے بال خشک نہیں ہو پاتے اور وہ امراض کا شکار ہو جاتی ہیں اس لیے مناسب ترتیب یہ ہے کہ ہر ایک کے گھر کا چھوٹا سا حصہ علیحدہ ہوتا کہ دن کو بھی اگر شوہر گھر آ جائے تو تھوڑی دیر کے لیے میاں بیوی کو خلوت حاصل ہو سکے اور وہ ایک دوسرے سے ملاعبت کے ذریعے سکون حاصل کر سکیں۔ اور دن کو اگر کچھ دیر آرام کرنا چاہیں تو آرام بھی کر سکیں تو ہر ایک کا چھوٹا سا ہ حصہ، کچن، باتھ روم، صحن کو علیحدہ ہی ترتیب دے دیا جائے۔

اسی طرح اگر کسی کی دو بیویاں ہوں تو اس کو بھی چاہیے کہ ہر بیوی کے لیے چھوٹا سا حصہ چاہے وہ ایک کمرے اور ایک کچن، باتھ روم پر ہی مشتمل ہو اس کو علیحدہ ترتیب کے ساتھ بنا کر ہر بیوی کو علیحدہ رکھے۔ ساتھ رکھنے میں بہت ہی مسائل ہوتے ہیں۔

عورت اور مرد دونوں کو چاہیے کہ زیادہ ہنسی مزاح سے پرہیز کریں ہر بات سوچ سمجھ کر بولیں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم سے کتاب آفت اللسان کا ضرور مطالعہ کریں گھروں میں جو عمومی طور پر لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے ہیں اس کی بڑی وجہ زبان ہوتی ہے اس لیے زبان پر کنٹرول کی کوشش کریں اگر شوہر کو کسی بات پر غصہ آ جائے تو بیوی برداشت کر لے اور اگر بیوی کو کسی بات پر غصہ آ جائے تو شوہر کو برداشت کر لینا چاہیے۔

سادہ زندگی بسر کرنے میں راحت

عورتوں اور مردوں کو چاہیے کہ وہ سادہ زندگی بسر کریں اسی میں اصل راحت ہے۔ اعلیٰ قسم کے گھر زیب و زینت والے گھر تکلفات والی زندگی انسان کے اصل راحت وسکون کو ختم کر دیتی ہے۔ سکون وراحت دل کی کیفیت کا نام ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سکون کی صورت ہے یعنی خوبصورت گھر اور صوفے وغیرہ اور ایک سکون کی حقیقت یعنی دل کا سکون ہے تو ممکن ہے کہ ایک انسان کے پاس سکون کی صورت تو ہو یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ گھر زیب وزینت والی چیزیں اور حقیقت نہ ہو یعنی دل کا سکون اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک انسان کے پاس ظاہری سکون کی چیزیں یعنی اعلیٰ گھر وغیرہ تو نہ ہوں اور سکون کی حقیقت یعنی دل کا سکون موجود ہو۔

اس لیے کوشش کریں کہ سکون کی حقیقت کو تلاش کریں وہ سادہ زندگی میں ہے وہ ایمان اور عمل صالح کی زندگی میں ہے۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ہو، ذکر اذکار ہوں، زیادہ وقت قرآن وسنت کی تعلیم میں اور لوگوں کی خدمت میں گزرے اور میاں بیوی دونوں کوشش کریں کہ زندگی کی ترتیب ایسی بنائیں کہ شوہر عصر تک یا عشاء تک لازماً گھر پہنچ جائے اور سب مل کر کھانا کھائیں، چاہے دال روٹی کھائیں، اور پھر دس ساڑھے دس بجے تک سونے کا اہتمام ہو جائے، صبح تہجد میں اٹھنے کا اہتمام ہو، احادیث میں صبح جلدی کام کرنے کے فضائل آئے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِیْ بُکُوْرِ اُمَّتِهَا

اے اللہ میری امت کے ان لوگوں میں برکت دے جو جلدی کام شروع کریں

اس لیے عادت بنائیں کہ صبح جلدی سب اٹھیں اور جن کے شوہر تجارت کرتے ہیں وہ بھی شام کو جلدی گھر آئیں اور کوشش کریں کہ شوہر پر بوجھ کم ڈالیں کہ وہ دو دو ملازمتیں نہ کرے اور رات کو دیر سے گھر نہ آئے بچوں کو مدارس دینیہ میں ڈالیں تاکہ فیسوں کا بوجھ کم ہو اور شوہر کو ایک مشین نہ بنائیں جب رات کو شوہر جلدی گھر آجائے تو میاں بیوی دونوں کو جلدی ہی خلوت کا وقت حاصل ہوگا اور ایک دوسرے سے ملاعبت کر کے سکون حاصل کر پائیں گے۔

ایک بھیانک غلطی

بعض مرد یہ غلطی کرتے ہیں کہ رات کو اپنے دوستوں کے ساتھ دیر تک گپ شپ لگاتے رہتے ہیں اور دیر

سے گھر آتے ہیں بیوی بے چاری انتظار کرتے کرتے سو جاتی ہے اور ایسے ہی بعض اوقات عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں ، یہ دونوں کے لیے ہی نامناسب طریقے ہیں اس سے دونوں کو وقت پر خلوت حاصل نہیں ہوتی جس میں وہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کر سکیں۔

بہت اہم بات

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔**وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ،اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا**

ترجمہ: ہم تم میں سے بعض کو بعض کے لیے آزمائش بنائیں گے اور ہم دیکھیں گے کہ تم صبر کرتے ہو اور تمہارا رب سب کچھ دیکھ رہا ہے

بعض اوقات اللہ تبارک وتعالیٰ بعض شوہروں کے لیے بیویوں کو اور بعض بیویوں کے لیے شوہر کو آزمائش بناتے ہیں اور بعض عورتوں کے لیے ساس سسر نندوں کو آزمائش بنادیتے ہیں کہ وہ خوب کڑوی کسیلی باتیں سناتی ہیں ایسی صورتوں میں یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو میرے لیے آزمائش بنایا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتا ہے۔اس لیے جس سے تکلیف پہنچے اس سے شکوہ بھی نہ کیجیے اور نہ دوسرے کے سامنے اس کا شکوہ کیجیے خوب صبر کیجئے اور جب صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر ہاتھ اٹھائیں اور اللہ کے سامنے آہ زاری کیجئے کہ اے اللہ مجھے صبر عطا فرمادے اور میرے مسائل کو حل کر دے یہ آنسو اس وقت جو آپ کے بہیں گے وہ بہت قیمتی بن جائیں گے دوسروں کے سامنے شکوؤں سے کچھ حاصل نہ ہوگا شکوؤں سے محبتیں حاصل نہیں ہوسکتی محبتیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ڈالتے ہیں اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ سے تعلق قائم کریں۔

ریا سے بچیں

ریا حرام ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناپسند ہے آج بہت سارے کام دیکھاوے کے لیے کئے جاتے ہیں مثلاً خوبصورت گھر اور گھر میں سجاوٹ کی چیزیں ،زیب وزینت ، نئے سوٹ ،گھر کی صفائی ،تکلفات والی دعوتیں ،میچنگ کے کپڑے، جوتے، پرس ان سے بچنا چاہیے بعض اوقات اچھا سوٹ باہر پہننے کے لیے موجود ہوتا ہے لیکن بعض عورتیں صرف اس لیے خریدتی ہیں کہ یہ سوٹ تو میں نے فلاں تقریب میں پہن لیا تھا اور سب نے دیکھ لیا ہے اب میں یہ کیسے پہنوں گی اس لیے نیا سوٹ لینے پر اصرار کرتی ہیں تاکہ سب کو نیا سوٹ دیکھا سکیں۔ یہ ریا ہے اور ریا

حرام ہے اور اس کے ساتھ اسراف بھی ہے۔ ایسے ہی گھر کی صفائی اس لیے کرتی ہیں کہ دنیا والے کیا کہیں گے یہ ریا ہے گھر کی صفائی شریعت کا حکم سمجھ کر کریں دنیا والے کیا کہیں گے اس سے کوئی غرض نہ ہو۔ گھر میں نئے سے نئے پردے لگانا، جب کہ پہلے پردے ٹھیک ہوں دکھاوے کی غرض سے یہ ریا ہے اور اسراف بھی ہے ایسے ہی خوب تکلف والی دعوت کرنا تا کہ سارے تعریف کریں دعوت کی یہ ریا ہے ضرورت کے تحت دعوت کرنا اور اس میں تھوڑا بہت اہتمام کرنا جس سے آنے والے کا دل خوش ہو جائے یہ جائز ہے۔

ایک بڑی پریشانی

مردوں کو ایک بڑی پریشانی ہوتی ہے کہ تھوڑی سی ہنسی مزاح اور ملاعبت سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں بار بار کپڑے تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے اسکے لیے انڈر وئیر لیکر اس میں کپڑا رکھ لیں یا کوئی پلاسٹک یا شاپر وغیرہ باندھ لیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

بیوی کی صحت کا خیال رکھیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں ایک عظیم نعمت بیوی بھی ہے اس لیے اسکی صحت کا خیال رکھیں۔ اور اگر کمزوری محسوس کریں تو بیوی کو خمیرہ ابریشم ارشد والا یا خمیرہ مروارید وغیرہ کھلائیں۔

اشتیاق احمد پریس پرنٹنگ
۱۴/۱۱/۲۰۱۵